JPNH HYDERABAD
JAYAPRAKASH NARAYAN ENGINEERING COLLEGE
Affiliated to JNTUH Hyderabad, Approved by AICTE & Govt. of Telangana
Bandlaguda, Near Aramghar, Hyderabad.
Call : 8886680046 to 50

NOW IN HYDERABAD
Courses:
B.Tech.
• AI & ML • CSE • CSE (AI & ML)
• CSE (Data Science)
MBA

R.N.I.No.APURD/2013/54302
حیدرآباد
ہفتہ روزہ

فلکنما نیوز

FALAKNUMA NEWS

FALAKNUMA NEWS R.N.I.No. APURD/2013/54302
Urdu Weekly
Hyderabad.
Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM
www.falaknumanews.in

ISLAMIA GROUP OF INSTITUTIONS
SRT COLONY YAKUTPURA, HYD-23
COURSES OFFERED
JUNIOR: C.E.C/BI.P.C/M.P.C/M.E.C
DEGREE: BA/B.COM/B.SC/BBA/BCA
P.G : M.A (Eng)/M.COM, M.SC (Nutrition & Dietetics) M.SC. (Bot) & M.SC (Chemistry), MSc Maths
LAW : BA, BBA, 5YDC/LLB 3YDC, LLB (Hon's)
Contact No:: 9347683872

۱۴/ جولائی ۲۰۲۵ء DATE:14-07-2025 جلد(13) شمارہ(26) قیمت ایک روپیہ صفحات(4)

دستور، جمہوریت وسیکولرازم کے تحفظ کیلئے کانگریس پارٹی کی ملک گیر تحریک

مخدوم بھون کا تزئین نو کے بعد دوبارہ افتتاح، سدھا کر ریڈی، ڈی راجہ، مہیش کمار گوڑ اور دوسروں کی شرکت، کانگریس اور بائیں بازو جماعتوں میں اتحاد

حیدرآباد۔سی پی آئی کے حمایت نگر میں واقع ہیڈ آفس مخدوم بھون کا تزئین نو کے بعد آج دوبارہ افتتاح عمل میں آیا۔سی پی آئی کے سابق قومی سکریٹری اور سابق رکن پارلیمنٹ ایس سدھا کر ریڈی نے افتتاح کیا۔اس موقع پر سی پی آئی کے قومی جنرل سکریٹری اے راجہ، سی پی آئی کے قومی سکریٹریز ڈاکٹر کے نارائنا، سید عزیز پاشاہ، سابق رکن اسمبلی چاڈا وینکٹ ریڈی اور پارٹی کے دیگر قائدین اور کارکن کثیر تعداد میں موجود تھے۔افتتاحی تقریب میں کانگریس اور دیگر ہم خیال پارٹیوں کے قائدین کو مدعو کیا گیا تھا۔صدر پردیش کانگریس مہیش کمار گوڑ نے افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے تلنگانہ مسلح جدوجہد میں سی پی آئی قائدین کی قربانیوں کی یاد تازہ کی۔انہوں نے انقلابی شاعر مخدوم محی الدین کو خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ نظام حکمرانی کے خلاف جدوجہد میں مخدوم محی الدین نے اہم رول ادا کیا ہے۔مخدوم محی الدین کو انقلابی شاعر اور سیاستداں قرار دیتے ہوئے مہیش کمار گوڑ نے سنگارینی کالریز کے ورکرس کے حقوق کیلئے ان کی جدوجہد کو سراہا۔بدم ایلا ریڈی اور وینکٹ ریڈی جیسے کمیونسٹ قائدین کے ساتھ مخدوم محی الدین نے مسلح جدوجہد کی قیادت کی تھی۔مہیش کمار گوڑ نے کہا کہ مخدوم محی الدین ہمہ جہتی شخصیت تھے، وہ ایک شاعر ہونے کے علاوہ اسٹیج آرٹسٹ بھی رہے۔انہوں نے جارج برناڈ شا کے ڈرامہ کا اردو میں ترجمہ کیا تھا۔مخدوم بھون کی تاریخی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے مہیش کمار گوڑ نے کہا کہ 17 فروری 1974 میں اس وقت کے کانگریس حکومت کے وزراء کی موجودگی میں افتتاح عمل میں آیا تھا۔کانگریس اور کمیونسٹ پارٹیوں کے درمیان ہمیشہ گہرے روابط رہے ہیں۔عوامی مسائل اور غریبوں کی بھلائی کے مسئلہ پر کانگریس نے بائیں بازو جماعتوں کے ساتھ جدوجہد کی ہے۔صدر پردیش کانگریس نے کہا کہ کمیونسٹ نظریات ہر دور میں اپنی اہمیت برقرار رکھیں گے۔کمیونسٹ نظریات کا کبھی خاتمہ نہیں ہوگا۔کانگریس نے اسمبلی انتخابات میں بائیں بازو جماعتوں سے مفاہمت کے ساتھ مقابلہ کیا تھا۔انہوں نے کہا کہ ایک مضبوط سیکولر اتحاد اور سیکولر طاقتیں ملک کے مستقبل کا تحفظ کرسکتی ہیں۔مہیش کمار گوڑ نے مرکز میں بی جے پی حکومت کی فاشسٹ حکمرانی کو تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ ہندوتوا کو سیاسی کارڈ کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔جب کوئی سیکولرازم اور جمہوریت کی بات کرتا ہے تو اسے اربن نکسل قرار دیا جاتا ہے۔آپریشن کگار کا حوالہ دیتے ہوئے مہیش کمار گوڑ نے کہا کہ مرکزی حکومت دہشت گردوں سے مذاکرات کے لئے تیار ہے لیکن ماؤسٹوں سے امن بات چیت پر راضی نہیں ہے۔کانگریس پارٹی ماؤسٹوں کے خلاف جاری آپریشن کگار کو روکنے کا مطالبہ کرتی ہے۔مہیش کمار گوڑ نے بی جے پی پر دستور کو کمزور کرنے کی سازش کا الزام عائد کیا۔انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی ملک میں دستور، جمہوریت اور سیکولرازم کے تحفظ کیلئے ہمخیال پارٹیوں کے ساتھ مل کر جدوجہد کررہی ہے۔

CPLS National President Syed Abdul Kareem Sahab Visited Women Cell Office Hyderabad For Human Rights Awerness Program & Appointment Letter I'd card Distribution Program in This Program Mohd Ather Raheem Telangana State Joint Secretary, Mohd Mateen Telangana State Joint Secretary, Telangana State Director Women Cell Rizwan Begum, Afreen Khan Telangana State President Women Cell Ranjith Kumar (PA) Hyderabad CPLS All Committee Member's were Paticipated

مدرسہ الفرقان اسلامک سنٹر
MADARSA-E-AL FURQAN
FREE QURAN AUR HADEES KI TALEEM
فری قرآن وحدیث کی تعلیم
جہاں امت کے نونہالوں کو بنیادی دینی تعلیم سے آراستہ کیا جاتا ہے، جسمیں قاعدہ کے ساتھ کلمات واذکار دُعائیں واحادیث اور نماز کا طریقہ وغیرہ کی تعلیم کا نظم ہے
Pillar No. 241, Suleman Nagar B, Rajendra Nagar, Hyderabad
سلمان نگر، بی۔ راجندرا نگر، پلر نمبر 241
سیل نمبر: 9705376728
8019119849
PhonePe G Pay
MA SARWAR

ہفتہ روزہ فلکنما نیوز حیدرآباد

FALAKNUMA NEWS
Urdu Weekly Hyderabad

اسٹارلنک سیٹلائٹس سے ریڈیو سگنلز کا اخراج کتنا بڑا مسئلہ؟

ایک حالیہ تحقیقی رپورٹ کے مطابق اسپیس ایکس کے اسٹارلنک سیٹلائٹس سے مسلسل ریڈیو سگنلز کا اخراج ہورہا ہے، جو ہائی فریکوئنسی پر مبنی ہیں۔ یہ سگنلز بین الاقوامی سطح پر فلکیاتی تحقیقات کو شدید متاثر کر رہے ہیں۔سائنسی جریدے نیو سائنٹسٹ میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق اسٹارلنک سیٹلائٹس سے لیک ہونے والے ریڈیو سگنلز 'ابتدائی کائنات سے متعلق سائنسدانوں کی تحقیق اور اسے سمجھنے کی صلاحیت کو بری طرح متاثر کر رہے ہیں۔ یہ سیٹلائٹس امریکی ارب پتی ایلون مسک کی کمپنی اسپیس ایکس کی ملکیت ہیں، جنہیں 'لوارتھ آربیٹ میں تیز رفتار انٹرنیٹ کی فراہمی کے لیے چھوڑا گیا ہے۔تاہم ان سے پیدا ہونے والی ریڈیو انٹرفیئرنس اور مسلسل سگنلز کا اخراج ماہرین فلکیات کے لیے ایک طویل عرصے سے تشویش کا باعث ہے۔ یہ ریڈیو سگنلز حساس اور بڑی دوربینوں کی کارکردگی کو متاثر کررہے ہیں، جو کائنات میں دور دراز اور مدھم اجسام سے خارج ہونے والی ریڈیو ویوز کے مشاہدے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ کچھ عرصہ قبل اسپیس ایکس نے ماہرین فلکیات کے ساتھ مل کر اس مسئلے کے حل کے لیے کوششیں شروع کی تھیں۔سیٹلائٹس سے پیدا ہونے والے خلل کو کم کرنے کے لیے ایک نیا نظام متعارف کرایا گیا تھا، جس کے تحت جب یہ سیٹلائٹس بڑی دوربینوں کے اوپر سے گزرتے ہیں تو ان کی انٹرنیٹ ٹرانسمٹنگ بیم کو عارضی طور پر بند کردیا جاتا ہے۔تاہم ان کوششوں کے خاطر خواہ نتائج ابھی تک سامنے نہیں آئے۔ نیو سائنٹسٹ میں شائع ہونے والی اس رپورٹ کے مطابق تحقیقاتی ٹیم کی سربراہی پروفیسر اسٹیون ٹِنگے کر رہے ہیں، جو آسٹریلیا کی کرٹن یونیورسٹی کے شعبہ ریڈیو فلکیات سے وابستہ ہیں۔ یہ تحقیق ابھی پیئر ریویو کے مرحلے میں ہے اور اس کی اشاعت جلد متوقع ہے۔ٹیم نے آسٹریلیا میں زیر تعمیر ایک پروٹوٹائپ دوربین کی مدد سے 2000 اسٹارلنک سیٹلائٹس سے خارج ہونے والے ریڈیو سگنلز کا مشاہدہ کرکے ڈیٹا اکٹھا کیا۔ رپورٹ کے مطابق ماہرین فلکیات دور دراز سے ریڈیو ویوز خارج کرنے والے اجسام کا مطالعہ کرکے کائنات کی ابتدا سے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں۔اس دوران وہ مختلف فریکوئنسیز پر ریڈیو امواج کا ڈیٹا جمع کرتے ہیں۔ تاہم اس ڈیٹا کا تقریبا ایک تہائی حصہ اسٹارلنک سیٹلائٹس سے خارج ہونے والے ریڈیو سگنلز کی وجہ سے خطرے میں ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ مسئلہ مستقبل میں مزید سنگین ہوسکتا ہے کیونکہ مئی 2025 تک لوارتھ آربیٹ میں آپریشنل اسٹارلنک سیٹلائٹس کی تعداد 7600 ہوچکی تھی۔ اسپیس ایکس کے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق، اب تک مجموعی طور پر نو ہزار سیٹلائٹس مدار میں بھیجے جاچکے ہیں، جن میں سے متعدد کو ڈی- آربٹ کردیا گیا ہے۔ایلون مسک نے مستقبل میں اس تعداد کو 10 ہزار تک بڑھانے کا عندیہ بھی دیا ہے۔ تحقیقاتی ٹیم کے سربراہ پروفیسر اسٹیون ٹِنگے کے مطابق اسٹارلنک سیٹلائٹس سے ریڈیو سگنلز کا اخراج اگرچہ غیر ارادی ہے، لیکن یہ سگنلز اتنے طاقتور ہیں کہ ان کا موازنہ کائنات میں ریڈیو ویوز خارج کرنے والے روشن ترین اجسام سے کیا جاسکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ سیٹلائٹس ایسے ہیں، جیسے ان روشن اجسام کو آسمان میں آزادانہ گھومنے کے لیے چھوڑ دیا گیا ہو۔ نتیجتا، ان سیٹلائٹس کے فلکیاتی تحقیق، خاص طور پر حساس تجربات پر منفی اثرات بہت نمایاں ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس سے قبل بین الاقوامی سطح پر کیے گئے سروے سے یہ بات سامنے آئی تھی کہ رات کے وقت اسٹارلنک سیٹلائٹس آسمان پر روشن لکیروں کی طرح دکھائی دیتے ہیں، جس سے فلکیات کے شائقین کو اپنی دوربینوں سے مشاہدات میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عالمی سطح پر تنقید کے بعد، اسپیس ایکس نے سیٹلائٹس کی تیاری میں اینٹی ریفلیکٹر کوٹنگ کا استعمال کیا اور ان کی سمتوں میں بھی تبدیلی کی۔ ماہر فلکیات ڈاکٹر سلمان حمید، جو ہیمپشائر کالج میں انٹیگریٹڈ سائنس اینڈ ہیومنیٹیز کے پروفیسر ہیں، نے ڈی ڈبلیو اردو کو بتایا کہ عام طور پر فلکیات کو کمرشل مقاصد کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا۔ تاہم ماہرین فلکیات ستاروں اور کہکشاں کی ابتدا سے متعلق بنیادی سوالات کے جوابات تلاش کرنے کے لیے ریڈیو ویو لینتھ کا استعمال کرتے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ مسئلہ یہ ہے کہ بہت سے سیٹلائٹ کمیونیکیشنز فریکوئنسی سپیکٹرم کے اسی حصے میں ہوتے ہیں، جو فلکیاتی تحقیق کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس ٹکراؤ سے بچنے کے لیے انٹرنیشنل ٹیلی کمیونیکیشن یونین (ITU) نے چند فریکوئنسی بینڈز کو صرف فلکیاتی تحقیق کے لیے مختص کیا تھا،

مہاکال کے جلوس میں خلل پیدا کرنے والے اجین میں نہیں رہ سکیں گے: ایم ایل اے رامیشور شرما

بھوپال/اجین، ۔بھوپال، مدھیہ پردیش کے حزور اسمبلی حلقہ سے بی جے پی کے ایم ایل اے رامیشور شرما نے بدھ کے روز کہا کہ اس بار شراون کے مہینے میں اجین میں بابا مہاکال کے جلوس میں گڑبڑ پیدا کرنے والوں کے خلاف ایسی کارروائی کی جائے گی کہ وہ اجین میں رہنا بھول جائیں گے۔ بابا مہاکال کا جلوس پیر کو مذہبی شہر اجین میں شراون کے مہینے میں نکلتا ہے۔اس دوران ملک اور دنیا بھر سے عقیدت مند بابا کے دیدار کے لیے پہنچتے ہیں۔اس کے پیش نظر انتظامیہ نے پیر کو تعلیمی اداروں میں تعطیل کا اعلان کیا ہے۔اس کے بجائے اتوار کو کلاسز ہوں گی۔ بی جے پی ایم ایل اے شرما نے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہے کہ مہاکال کے جلوس کے دوران طلبہ کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس لیے یہ فیصلہ لیا گیا ہے۔کانگریس ایم ایل اے عارف مسعود کے جمعہ کو بھی چھٹی رکھنے کے مطالبے پر بی جے پی ایم ایل اے شرما نے کہا کہ کانگریس دیوالیہ پن سے گزر رہی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نہ رام کے تھے اور نہ مہاویر کے۔اب وہ مہادیو کے پاس بھی نہیں جا رہے۔ بی جے پی ایم ایل اے نے کہا کہ پچھلی بار جلوس پر تھوکنے والوں کے گھروں کو میدان بنا دیا گیا۔اس لیے مہاکال کے جلوس پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کریں تو ٹھیک رہے گا، اور اگر اس بار کوئی پریشانی ہوئی تو ایسا انتظام کیا جائے گا کہ آپ اُجین میں رہنا بھول جائیں۔شرما نے اجین میں پیر کو تعلیمی اداروں میں چھٹی کے فیصلے کو خوش آئند قرار دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک سال کا ڈیٹا نکالا ہے جس میں دیکھا گیا ہے کہ مدھیہ پردیش کے اجین میں سب سے زیادہ سیاح آتے ہیں۔ بھگوان مہاکال کا جلوس ماہ شراون کے پیر کو نکالا جائے گا۔اس دوران اسکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والے طلباء کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے اور ٹریفک جام میں نہ پھنسنے کا خیال رکھتے ہوئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ پیر کو اسکول اور کالج بند رہیں گے۔اس کے بجائے اتوار کو اسکول اور کالج کھلیں گے۔ بتایا گیا ہے کہ اس سال بھگوان شری مہاکالیشور کے جلوس کو مزید شاندار شکل دینے کے لیے ہر جلوس میں مختلف تھیم رکھے گئے ہیں۔ پہلے پیر کو نکالے جانے والے جلوس میں بھگوان منموہن چاندی کی پالکی میں بیٹھ کر اپنے عقیدت مندوں کو درشن دیں گے۔ بھگوان مہاکلیشور کے تمام جلوس پورے شان وشوکت کے ساتھ شہر کے دورے پر جاتے ہیں۔ پہلے جلوس کے موقع پر 14 جولائی کو ویدک ادگھوش پروگرام منعقد کیا جائے گا۔کشپرا کے کنارے پوجا کے دوران 500 سے زیادہ ویدک بٹو کے ویدک منتروں کی شکل میں ارچنا کریں گے۔

بی جے پی نے راہول گاندھی کے بہار دورے کو 'پکنک' قرار دیا، کانگریس نے جوابی حملہ کیا۔

لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے پٹنہ دورے پر سیاست تیز ہوگئی ہے۔ بی جے پی رہنماؤں نے راہل گاندھی کے الزامات کو نشانہ بنایا اور ان کا موازنہ پکنکرز سے کیا۔ بہار کے ڈپٹی سی ایم سمراٹ چودھری نے کہا کہ وہ پکنک منانے بہار آئے تھے۔ بہار کے ڈپٹی سی ایم سمراٹ چودھری نے راہل گاندھی کے دورے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا، راہل گاندھی پکنک پر آئے تھے۔انہیں بہار کے مسائل سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔انہیں بہار کی ترقی میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ جب کانگریس پارٹی نے راہل گاندھی کی قیادت میں 99 سیٹیں جیتیں تو انہیں لگا کہ اس نے پورا ملک جیت لیا ہے۔ میں صرف اتنا کہوں گا کہ یہ جمہوریت ہے اور یہاں عوام کی مہربانیوں کی ضرورت ہے۔ گاندھی خاندان کی بادشاہت ختم ہو چکی ہے اور جمہوریت میں عوام حکومت کا فیصلہ کرتے ہیں۔اس کے ساتھ ہی کانگریس لیڈر کنہیا کمار نے امن وامان کے مسئلہ پر بہار حکومت کو نشانہ بنایا۔ اس نے کہا، کہا جاتا ہے کہ سڑکیں خالی ہوں تو پارلیمنٹ آوارہ بن جاتی ہے۔ اس لیے جمہوریت کے تحفظ کے لیے سڑکوں پر نکلنا ضروری ہے۔ یوپی کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی کے آر جے ڈی لیڈر تیجسوی یادو کے ساتھ بہار بند احتجاج میں شامل ہونے پر سوالات اٹھائے۔ انہوں نے کہا، راہل گاندھی اور آر جے ڈی کی قیادت میں بہار بند کی کال دی گئی، جو کہ ایک خلاف آئین عمل ہے۔ بہار بند آئین بنانے والے بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کی بھی توہین ہے۔ اپوزیشن جب الیکشن ہارتی ہے تو ایسے بہانے بناتے ہیں۔لوک سبھا انتخابات میں بھی آئین اور ریزرویشن کو ختم کرنے جیسے جھوٹے دعووں کا غبارہ پھوڑا گیا لیکن عوام نے اسے خاک میں ملا دیا۔ بہار میں اپوزیشن کو شکست ہونے والی ہے۔ یوپی حکومت کے کابینہ وزیر سواتنتر دیو سنگھ نے دعویٰ کیا کہ بہار میں ایک بار پھر بی جے پی کی حکومت بنے گی۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بہار میں کوئی چاہے کچھ بھی کرے لیکن وہاں ایک بار پھر این ڈی اے کی حکومت بنے گی۔

گزشتہ 11 سالوں میں ہندوستان کی مچھلی کی پیداوار دوگنی سے بڑھ کر 195 لاکھ ٹن تک پہنچ گئی ہے۔

قومی ماہی گیر دن سے قبل بدھ کو جاری کردہ ایک سرکاری بیان کے مطابق، ہندوستان کی مچھلی کی پیداوار مالی سال 2013-14 میں 95.79 لاکھ ٹن سے دگنی ہو کر مالی سال 2024-25 میں ریکارڈ 195 لاکھ ٹن تک پہنچ جائے گی، جو مرکز کی طرف سے شروع کیے گئے ملک کے نیلے انقلاب کی کامیابی کی عکاسی کرتا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اندرون ملک ماہی گیری اور آبی زراعت میں گزشتہ 11 سالوں میں 140 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے، جو ہندوستان کے آبی وسائل کی طاقت اور حکومت کے جرات مندانہ اقدامات کی عکاسی کرتا ہے۔ سمندری غذا کی برآمدات نے ایک اہم پیش رفت کے ساتھ 60,500 کروڑ روپے کا ہندسہ عبور کیا ہے اور جھینگے کی برآمدات میں ہندوستان کی عالمی قیادت کی تصدیق کی ہے۔ بیان کے مطابق، جھینگوں کی پیداوار میں گزشتہ دہائی میں 270 فیصد اضافہ ہوا ہے، جس سے روزگار کے لاکھوں مواقع پیدا ہوئے ہیں اور ملک میں ماہی گیر برادری کو بااختیار بنایا گیا ہے۔ حکومت ماہی پروری کے شعبے کو تبدیل کرنے میں ہمیشہ سب سے آگے رہی ہے اور اس نے ماہی پروری کے شعبے میں 2015 سے اب تک 38,572 کروڑ روپے کی مجموعی سرمایہ کاری کی ہے۔ ماہی پروری کا محکمہ، ماہی پروری، حیوانات اور دودھ کی پیداوار کی وزارت 2025 کو فس رنٹ-آئی سی-10 جولائی کو نیشنل فش فارمرز ڈے منا رہی ہے۔ ایکوا کلچر (سی آئی ایف اے)، بھونیشور۔ مرکزی وزراء راجیو رنجن سنگھ، وزرائے مملکت پروفیسر ایس پی سنگھ بگھیل اور جارج کورین بھی اس تقریب میں شرکت کریں گے۔ ماہی پروری کا محکمہ، ماہی پروری، حیوانات اور دودھ کی پیداوار کی وزارت 10 جولائی کو انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ (آئی سی اے آر) -سنٹرل انسٹی ٹیوٹ فار فریش واٹر ایکوا کلچر (سی آئی ایف اے)، بھونیشور میں نیشنل فش فارمرز ڈے 2025 منا رہی ہے۔ مرکزی وزیر راجیو رنجن سنگھ اس تقریب میں ماہی پروری کے کئی اہم اقدامات کا آغاز کریں گے۔ ان میں فشریز کے نئے کلسٹرز کا اعلان، آئی سی اے آر کے تربیتی کیلنڈر کا اجراء اور سیڈ سرٹیفکیشن اور ہیچری آپریشنز سے متعلق رہنما خطوط کا تعارف شامل ہے۔ مرکزی وزیر ماہی گیری سے فائدہ اٹھانے والوں بشمول روایتی ماہی گیروں، کوآپریٹو/ ایف ایف پی او، کے سی سی کارڈ ہولڈرز اور ابھرتے ہوئے فشریز اسٹارٹ اپس کو بھی نوازیں گے۔ قومی متسیا کسانوں کا دن مچھلی کاشتکاروں کی غیر متزلزل لگن کو خراج تحسین ہے جو ہندوستان کی غذائی تحفظ کو مضبوط بنانے، مچھلی پر مبنی پروٹین کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے اور دیہی روزگار کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

منی پور: سینئر پولیس افسر پر حملے کے معاملے میں آرام بائی ٹینگول کے 6 ارکان گرفتار

منی پور کے بشنوپور ضلع میں 9 جون کو پیش آئے اس واقعہ کے سلسلے میں مزید چھ ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ تمام ملزمین ارمبائی ٹینگول کے رکن ہیں، جو میتی کمیونٹی سے وابستہ ایک تنظیم ہے۔ منی پور پولیس نے بدھ کو ملزم کی گرفتاری کی تصدیق کی۔ پولیس نے بتایا کہ بشنوپور ضلع میں 9 جون کو بند کے دوران ایک سینئر پولیس افسر اور ایک پولیس اہلکار پر حملہ کیا گیا تھا۔ اس حملے میں مبینہ طور پر میتی تنظیم آرام بائی ٹینگول کے کئی ارکان ملوث تھے۔ منی پور پولیس نے بدھ کو تصدیق کی کہ یہ گرفتاریاں منگل کو کی گئیں۔ ارمبائی ٹینگول کے ارکان جن کی عمریں 18 سے 26 سال کے درمیان ہیں بدھ کو عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ منی پور پولیس نے ان کی تصاویر شیئر کر کے ملزم

اغوا کے بعد بازیاب ہونے والی چنگیز خان کی وہ اہلیہ جن کے مشوروں اور مدد سے منگول سلطنت کی بنیاد رکھی گئی

بورتے کی تیموجن (چنگیز خان) سے شادی کو زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ ان کا اغوا ہو گیا۔ ایرن بلیک مور نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ یہ اغوا مرکت قبیلے کی ایک عورت ہوئلون کے بورجیگن قبیلے کے سربراہ یسوگئی کے ہاتھوں اٹھائے جانے کا بدلہ تھا۔ ہوئلون بعد میں تیموجن کی ماں بنیں لیکن تیموجن نے بورتے کو چھڑا لیا، جنگ ہوئی، مرکت ہارے اور ان کا علاقہ فتح کر لیا۔ بورتے اور تیموجن کا ملاپ، اِغور دار اشولز کی کتاب دی سیکرٹ ہسٹری آف دی منگولز میں یوں بیان ہوا ہے کہ جب لوٹ مار جاری تھی، تیموجن گھبراہٹ میں بھاگتے لوگوں کے درمیان گھومتے ہوئے پکار رہے تھے: بورتے! بورتے! جب بورتے نے تیموجن کی آواز کو پہچانا، تو وہ دوڑتی ہوئی ان کی طرف آئیں۔ اگرچہ رات کا وقت تھا، لیکن چاندنی میں بورتے نے تیموجن کی لگام اور رسی کو پہچان لیا اور اسے تھام لیا۔ تیموجن نے ان کی طرف دیکھا، بورتے کو پہچانا، اور وہ ایک دوسرے کی بانہوں میں سما گئے۔ مرکتوں کے خلاف یہی جیت تیموجن کی اگلی کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔

تیموجن سے چنگیز خان

قبیلوں کی فتوحات کا یہ سلسلہ جاری رہا اور 13 ویں صدی کی ابتدا میں تیموجن 'چنگیز خان' کہلائے اور منگول سلطنت کے بانی بنے۔ رچرڈ بریسلر نے اپنی کتاب دی تھرٹینتھ سینچری: اے ورلڈ ہسٹری میں لکھا ہے کہ چنگیز خان نے زیادہ تر اپنی حیثیت جنگوں کے ذریعے بنائی۔ وہ کسی باقاعدہ فلسفے سے واقف نہیں تھے۔ ان کے نظریات کا سب سے قریب تر اظہار ایک قول میں ملتا ہے جو، سٹورٹ لیگ کی کتاب دی ہارٹ لینڈ کے مطابق ان سے منسوب ہے: انسان کی خوشی دشمن کو روندنے، اسے جڑ سے اکھاڑنے، اس کا سب کچھ چھین لینے، اس کے نوکروں کو رلانے، اور اپنی بیویوں کی ناف اور سینے پر بستر بچھانے، ان کے ہونٹ چوسنے اور بوسے لینے میں ہے۔ چنگیز خان ساری زندگی اسی نظریے پر عمل کرتے رہے۔ بلیک مور لکھتی ہیں کہ وہ فتوحات کرتے، علاقوں کو تاراج کرتے رہے۔ ان کی کئی شادیاں ہوئیں، سیکڑوں کنیزیں تھیں، مگر بورتے ان کی پہلی، پسندیدہ اور با اثر ترین بیوی رہیں، جو نہ صرف ان کے دل میں، بلکہ سلطنت کے امور میں بھی مرکزی مقام رکھتی تھیں۔ مائیکل بِران اور ہوڈونگ کِم کی تدوین کردہ دی کیمبرج ہسٹری آف دی منگول ایمپائر سے علم ہوتا ہے کہ منگول معاشرے میں خواتین کا سیاسی، سفارتی اور جنگی سطح پر اہم کردار رہا۔ وہ خانز کو مشورے دیتیں، سفیروں کا استقبال کرتیں یا خود سفارت پر جاتیں، اور دیگر علاقوں کے حکام سے رابطے کرتی تھیں۔ وہ ریاستی مجالس (قرلتائے) میں شریک ہو کر جنگی منصوبے، پالیسی اور جانشینی کے فیصلوں میں شامل ہوتی تھیں۔ اگرچہ وہ خود خان منتخب نہیں ہو سکتی تھیں، مگر خان کی بیوہ ہونے کی صورت میں ریاستی اختیارات استعمال کر سکتی تھیں۔ چنگیز خان کی والدہ ہوئیلون سلطنت کے ابتدائی دور کی نہایت با اثر خاتون تھیں۔ یسوگئی کی موت کے بعد وہ غربت میں بچوں کی پرورش کرتی رہیں، اور تیموجن کو سیاسی بصیرت دی لیکن بورتے ایک کلیدی کردار کی حامل تھیں۔

بورتے کے اغوا اور بازیابی کی کہانی

بورتے 1161 میں اولخونود قبیلے میں پیدا ہوئی تھیں جو تیموجن (چنگیز خان کا اصل نام) کے بورجیگن قبیلے کا حلیف تھا۔ ان دونوں کی بچپن ہی میں منگنی ہو گئی تھی، جب کہ شادی اس وقت ہوئی جب بورتے کی عمر 17 اور چنگیز کی عمر 16 برس تھی۔ بورتے کو سمور کی پوستین بطور جہیز دی گئی۔ شادی کے چند ہی دن بعد مرکت قبیلے نے اس جوڑے کے کیمپ پر دھاوا بول دیا۔ تیموجن اپنے چھ کم عمر بھائیوں اور ماں سمیت فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تاہم اس کی دلھن پیچھے ہی رہ گئی۔ مرکت قبیلے کے افراد اصل میں بورتے ہی کے لیے آئے تھے۔ کہانی کچھ یوں ہے کہ تیموجن کی ماں ہوئلن مرکت قبیلے سے تعلق رکھتی تھی اور اسے تیموجن کے باپ نے اغوا کر کے اپنی بیوی بنا لیا تھا۔ مرکت برسوں بعد بھی اس بات کو بھلا نہیں پائے تھے اور اب وہ بورتے کو اٹھا کر ہوئلن کا بدلہ لینا چاہتے تھے۔ بورتے ایک بیل گاڑی میں چھپ گئی لیکن مرکتوں نے انھیں ڈھونڈ نکالا اور گھوڑے پر ڈال کر ساتھ لے گئے۔ تیموجن نے اپنی دلہن کی بازیابی کی کوششیں جاری رکھیں۔ خانہ بدوش مرکت قبیلہ وسطی ایشیا کی ہزاروں میل کے رقبے پر پھیلی چراگاہوں میں جہاں جہاں جاتا، تیموجن کچھ فاصلے سے ان کے پیچھے پیچھے ہوتے تھے۔ اس دوران انھوں نے اِدھر اُدھر سے ساتھی بھی اکٹھا کرنا شروع کر دیے۔ ان کا ایک قول مشہور ہے کہ مرکتوں نے صرف میرا خیمہ ہی سونا نہیں کیا بلکہ سینہ چیر کر میرا دل بھی نکال لے گئے ہیں۔ بالآخر جب مرکت قبیلہ 400 کلومیٹر دور سائبیریا کی بیکال جھیل کے قریب خیمہ زن ہوا تو تیموجن نے اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ انتہائی ڈرامائی چھاپہ مار کارروائی میں بورتے کو دشمنوں کے قبضے سے چھڑوا لیا۔ بعض تاریخ دانوں کے مطابق یہ واقعہ چنگیز خان کی زندگی میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے کیوں کہ اسی واقعے نے انھیں اس راستے پر ڈال دیا جس پر چل کر آگے وہ فاتحِ عالم بنے۔

بورتے اور سلطنت کی بنیاد

دی کیمبرج ہسٹری میں لکھا ہے کہ بورتے کی شادی 1178 میں تیموجن سے ہوئی۔ کیٹیا رائٹ اپنے ایک مضمون میں لکھتی ہیں کہ بورتے قونقیراط قبیلے کے سردار دائی سیچین کی بیٹی تھیں۔ یہی شادی تیموجن کی سیاسی زندگی کی ابتدا بنی۔ اس رشتے نے انھیں ایک معزز خاندان سے شناخت دلائی اور انھیں اپنے گرد ایسے دوستوں کا حلقہ بنانے کا موقع ملا جو ان کے اقتدار کے سفر میں ان کے ساتھ رہے۔ یہ شادی تیموجن کے لیے خاندان قائم کرنے کا ذریعہ بھی بنی، جو منگول سیاسی اتحادوں کے لیے انتہائی اہم تھا۔

دی کیمبرج ہسٹری کے مطابق بورتے نے تیموجن کو سیاسی مشورے دیے اور نو صحت مند بچے پیدا کیے: پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے۔ ان کے بیٹے (جوچی، چغتائی، اوغدے اور تولی) سلطنت کے مختلف حصوں کے حاکم بنے، اور اوغدے چنگیز خان کے جانشین مقرر ہوئے۔ چھوٹے درجے کی بیویوں کے بیٹوں کو ایسی حیثیت نہ ملی۔ ٹموتھی مے نے دی منگول ایمپائر میں لکھا ہے کہ صرف بورتے کے بیٹے ہی تیموجن (چنگیز خان) کے بعد خان بننے کے امیدوار سمجھے گئے۔ دی کیمبرج ہسٹری سے پتا چلتا ہے کہ بورتے کی بیٹیوں (قوجین، چیچیگین، علاقہ، تومیلون اور آل آلتان) کی شادیاں ایسے قبیلوں میں ہوئیں جن سے منگول سلطنت کو سیاسی اور فوجی طاقت ملی، جیسے ایلکر ز، اویرات، اوغوت، قونقیراط اور ایغور۔ ان رشتوں نے قریبی ریاستوں کو بغیر جنگ کے سلطنت میں شامل کرنے میں مدد دی۔ ان کے شوہروں نے بعد میں فوجی مہمات میں بھی حصہ لیا، جیسے خوارزم پر حملہ (1219) اور شمالی چین کی فتوحات (1211 1215، 12171223)۔ مے کے مطابق بورتے نے کئی یتیم بچوں کو بھی گود لیا، جن میں قتقو نویان اور بودا نویان شامل تھے اور انھیں اپنے بچوں کی طرح پالا۔ اس عمل نے بطور ماں ان کی ساکھ اور سماجی مرتبہ بہت بلند کر دیا۔

بورتے: منگول سلطنت کی خاموش معمار

این براڈبرج اپنی کتاب ویمن اینڈ دی میکنگ آف دی منگول ایمپائر میں لکھتی ہیں کہ بورتے کی اہمیت ہر آنکھ کو نظر آتی ہو گی۔ بورتے اپنے ساتھ جہیز کی صورت میں ایک زیرک اور فہیم ذہن لے کر آئیں۔ انھوں نے اپنی ساس ہوئیلون کے ساتھ کچھ ذمہ داریاں بانٹیں، جن میں انسانی وسائل اور پورے کیمپ کی معیشت کا انتظام شامل تھا۔ بورتے بڑی بیوی کے طور پر نہ صرف تیموجن کے کیمپ اور مویشیوں کی نگران تھیں بلکہ اپنے ذاتی وسائل، نوکروں، باندیوں، چھوٹی بیویوں اور شاہی محافظوں کی بھی نگرانی کرتی تھیں۔ یہ تعداد ہزار سے بھی تجاوز کر سکتی تھی۔ منگول روایت کے مطابق وہ اپنے شوہر اور مہمانوں کی میزبانی کی ذمہ دار تھیں، اور ان کے خیمے ہی میں کئی اہم معاہدے اور اتحاد طے پائے۔ وہ تیموجن کو پختہ مشورے دیتی تھیں جنھیں سنجیدگی سے لیا جاتا اور ان کا خاندان سیاست اور جنگ میں چنگیز خان کا سرگرم حامی تھا۔ منگول سماج میں ان کا بلند مقام تھا۔ ان کے مطابق چنگیز خان انھیں سیاست اور جنگی معاملات پر مشورہ کے لیے بلاتے تھے۔ انھوں نے یہ اعتماد دانش مندی سے نبھایا۔ مثال کے طور پر چنگیز خان کے قریبی دوست جاموکا، جنھوں نے اغوا کے بعد بورتے کی بازیابی میں مدد دی تھی، جب رفتہ رفتہ سیاسی دشمن بنتے گئے تو بورتے نے تیموجن کو دوستی توڑنے کا مشورہ دیا۔ 1204 میں تیموجن نے جاموکا کو شکست دی اور قتل کروا دیا۔ مے لکھتے ہیں کہ اس کے علاوہ بورتے نے پورے ایشیا میں پھیلے تجارتی راستوں کا انتظام سنبھالا اور ان راستوں پر سفر کرنے والے حکام اور تاجروں کی مشیر کے طور پر بھی کام کیا۔ تاریخی روایات کے مطابق اس حیثیت میں ان کے پاس خاصا اثر و رسوخ تھا، جس کے کئی واقعات دستاویزی شکل میں محفوظ ہیں۔ ایک اور موقع پر خان کے قریبی مصاحب تیب تنگری نے تیموجن کے بھائی کی توہین کی۔ بورتے نے فوری ردعمل دیا اور شوہر سے اصرار کیا کہ انھیں سخت سزا دی جائے۔ بلیک مور نے مرخ ڈونا ہال کے حوالے سے لکھا ہے کہ: اس موقع پر خان نے بورتے کا مشورہ مانا، عوام میں امن بحال کیا اور اپنی قیادت کو مستحکم کیا۔ بلیک مور کے مطابق بورتے سفیر، مشیر اور منتظم کے کردار میں نظر آئیں۔ انھوں نے اپنی حیثیت سے نہ صرف سلطنت میں ملکہ کا کردار متعین کیا بلکہ اس افواہ کو بھی زائل کیا کہ ان کا پہلا بیٹا جوچی دراصل مرکت قبیلے کے اغوا کار کا بیٹا ہے، چنگیز خان کا نہیں۔ اگرچہ بورتے کی زندگی کے کئی پہلو تاریخ کے پردے میں چھپے ہیں لیکن وہ ایک مثال ہیں اس بات کی کہ سلطنت کے قیام اور روزمرہ نظم و نسق میں عورتوں نے کتنا اہم کردار ادا کیا۔ براڈبرج لکھتی ہیں کہ چنگیز خان کو نہ صرف ایک ایسی بیوی ملی جس پر وہ اعتماد کر سکیں بلکہ پوری سلطنت کو ایسی عورتوں کی ضرورت تھی۔ اگر منگول سلطنت میں یہ عورتیں نہ ہوتیں، تو شاید سلطنت بھی نہ ہوتی۔ وہ تمام عمر چنگیز خان کی بڑی بیوی رہیں۔ بچوں کی پیدائش کی تاریخوں سے واضح ہے کہ وہ زیادہ تر وقت اپنے شوہر کے ساتھ رہیں، تاہم جب وہ ان کے ساتھ نہیں تھیں وہ سلطنت کے کچھ حصے خود سنبھال رہی تھیں۔ براڈبرج نے انھیں چنگیز خان کی زندگی کی سب سے با اثر عورتوں میں شمار کیا ہے، اور ان سے متعلق کہانیاں اس کی گواہ ہیں۔ جب چنگیز خان فتوحات میں مصروف ہوتے، بورتے منگولیا میں رہ کر سلطنت کے انتظام میں مدد دیتی تھیں۔ ان کی ذاتی زمینیں خِرلن دریا کے کنارے واقع تھیں۔ مے کے مطابق بورتے کی موت 1230 میں اپنے شوہر چنگیز خان کے بعد ہوئی۔ اپنی زندگی کے دوران میں وہ منگول قوم کی نہایت محترم اور باوقار شخصیت بن چکی تھیں۔ وہ پوری سلطنت کے لیے ایک قابلِ فخر ماں کا کردار ادا کرتی رہیں۔ ایسا تصور جسے ان کے سگے اور منھ بولے بچوں کے ساتھ تعلقات نے مزید مضبوط کیا۔ بورتے نے نہ صرف شوہر کی مشیر کے طور پر کام کیا بلکہ اپنی بیٹیوں کو بھی تربیت دی کہ وہ ریاستی امور میں نمائندہ، سفیر اور سرگرم کردار ادا کرنے والی بنیں۔ ایشیائی موضوعات پر لکھنے والے مصنف میکس لو کے مطابق موجودہ منگولیا میں واقع ہولون اور چاہان جھیلیں دھوپ میں ایک دوسرے کا خوبصورت ساتھ دیتی ہیں اور منگولوں کے لیے مقدس سمجھی جاتی ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چنگیز خان اور ملکہ بورتے کی شادی یہیں ہوئی تھی، جوان کے عمر بھر کے رشتے کی علامت بن گئی۔

مجالس مقامی میں 42 فیصد بی سی تحفظات کو منظوری، عنقریب آرڈیننس کی اجرائی

تحفظات کے ساتھ انتخابات ہوں گے، دونئی یونیورسٹیز کو منظوری، 22 ہزار جائیدادوں پر تقررات کیلئے عنقریب نوٹیفکیشن، ریونت ریڈی کی صدارت میں تلنگانہ کابینہ اجلاس میں فیصلے

حیدرآباد۔ تلنگانہ کابینہ نے پنچایت راج اداروں اور مجالس مقامی میں بی سی طبقات کو 42 فیصد تحفظات کی فراہمی کو منظوری دے دی ہے۔ کابینہ کا اجلاس چیف منسٹر ریونت ریڈی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں پنچایت راج اداروں اور مجالس مقامی کے انتخابات اور تحفظات کے تعین کے سلسلہ میں تلنگانہ ہائی کورٹ کی ہدایات کا جائزہ لیا گیا۔ ایڈوکیٹ جنرل کو اجلاس میں طلب کر کے قانونی پہلوؤں پر غور کیا گیا۔ ہائی کورٹ نے تحفظات کے تعین کیلئے ایک ماہ اور انتخابات کیلئے 30 ستمبر تک کی مہلت دی ہے۔ بی سی طبقات کو 42 فیصد تحفظات سے متعلق تلنگانہ حکومت کا بل مرکزی حکومت کے پاس زیرالتواء ہے۔ حکومت نے پنچایت راج اداروں میں 42 فیصد تحفظات کی فراہمی کیلئے پنچایت راج قانون 2018 میں ترمیم کا فیصلہ کیا جس کے تحت آرڈیننس جاری کیا جائے گا۔ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں آرڈیننس کو قانونی شکل دی جائیگی۔ تلنگانہ کابینہ نے پسماندہ طبقات سے ایک اہم وعدہ کی تکمیل کا فیصلہ کیا ہے۔ کابینی اجلاس کے بعد میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے وزراء پی سرینواس ریڈی، پونم پربھاکر، جوپلی کرشنا راؤ، وی سری ہری اور لکشمن کمار نے کہا کہ راہول گاندھی نے عوام سے جو وعدہ کیا تھا، اس کے مطابق طبقاتی سروے کامیابی سے منعقد کیا گیا اور آبادی کے اعتبار سے پسماندہ طبقات کو 42 فیصد تحفظات کا فیصلہ کیا گیا۔ اسمبلی میں بل منظور کر کے گورنر کے ذریعہ مرکز کو روانہ کیا گیا۔ سرینواس ریڈی نے بتایا کہ چیف منسٹر اور وزراء نے دہلی پہنچ کر تحفظات بل کی منظوری کیلئے مرکز سے نمائندگی کی لیکن اس مسئلہ کو مرکز طوالت دے رہا ہے۔ ایڈوکیٹ جنرل کو کابینی اجلاس میں طلب کر کے 42 فیصد تحفظات پر عمل میں قانونی رکاوٹوں کا جائزہ لیا گیا۔ کابینہ نے پنچایت راج قانون میں ترمیم کے ذریعہ آرڈیننس جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کابینہ نے تلنگانہ کے دو تعلیمی اداروں امیتی (AMITY) یونیورسٹی اور سینٹ میریز ری ہیلیٹیشن انسٹی ٹیوٹ کو باقاعدہ یونیورسٹی کا درجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ دونوں یونیورسٹیز میں تلنگانہ کے طلبہ کو 50 فیصد نشستیں الاٹ کرنے سے انتظامیہ نے اتفاق کرلیا۔ سنگا ریڈی ضلع میں حال ہی میں دونئی میونسپلٹیز کا قیام عمل میں آیا ہے۔ جنارم اور اندریشم میونسپلٹیز کے حدود میں 18 گرام پنچایتوں کو شامل کرنے کی منظوری دی گئی۔ کابینہ نے ریاست میں گاؤشالہ کے قیام سے متعلق پالیسی کو منظوری دی ہے۔ آئندہ کابینی اجلاس میں تین عہدیداروں پر مشتمل کمیٹی کی رپورٹ کو قطعیت دی جائے گی۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی کی ہدایت کے مطابق موجودہ 306 گاؤشالہ کے بہتر انتظامات کا فیصلہ کیا گیا۔ حیدرآباد وٹرنری یونیورسٹی اور ویملواڑہ اور یادگیرگٹہ میں گاؤشالہ کی زائد تعداد موجود ہیں۔ ان کے انتظامات کو بہتر بنانے پالیسی تیار کی جائے گی۔ کابینہ نے زیرتکمیل آبپاشی پراجکٹس کا جائزہ لیا اور عاجلانہ تکمیل کے لئے اراضی کے حصول کا عمل جلد مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ سرینواس ریڈی کے مطابق کابینہ نے زرعی شعبہ کو سیراب کرنے کے لئے تمام اضلاع میں زیرالتواء پراجکٹس کی تکمیل کا فیصلہ کیا ہے۔ ریاستی کابینہ نے 22 ہزار سرکاری جائیدادوں پر تقررات کو منظوری دی ہے۔ حکومت نے تاحال 60 ہزار جائیدادوں پر تقررات کئے ہیں۔ 17084 جائیدادوں پر تقررات کا عمل مختلف مراحل میں ہے۔ مزید 22033 جائیدادوں پر تقررات کیلئے عنقریب نوٹیفکیشن جاری کرنے کا کابینہ نے فیصلہ کیا۔ مختلف محکمہ جات میں خدمات انجام دینے والے آؤٹ سورسنگ اور کنٹراکٹ ملازمین کی کارکردگی کا جائزہ لینے کیلئے کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ سرکاری ملازمین کو جوابدہ بنانے کیلئے ان کی باقاعدہ حاضری اور کام کو بہتر بنانے کے لئے کابینہ نے بعض تجاویز کو منظوری دی ہے۔ عہدیداروں کی کمیٹی کو اس سلسلہ میں فیصلہ کا اختیار دیا گیا ہے۔ وزیر بہبودی پسماندہ طبقات پونم پربھاکر نے ریاست کے تمام پسماندہ طبقات کی جانب سے کابینہ سے اظہارتشکر کیا۔

انسانیت کے پردے میں چھپا مہلک منصوبہ: غزہ کے باسیوں کی جبری ہجرت کا صہیونی، امریکی گھ جوڑ

وہ خفیہ دستاویزات جو حال ہی میں وائٹ ہاس کے ایوانوں سے لیک ہوئیں، دراصل اس صہیونی، امریکی سازش کی ایک اور کڑی ہیں جو سات اکتوبر کے بعد سے مسلسل جاری ہے۔ اس کا مقصد اہلِ غزہ کو ان کے گھروں سے نکال کر پورے علاقے کو خالی کر دینا ہے تاکہ قابض اسرائیل کے دیرینہ خواب کو پورا کیا جا سکے۔ نئی امریکی انتظامیہ بھی سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ان خوابوں کو حقیقت میں بدلنے پر تلی ہے، جن میں وہ غزہ کو "مشرق کی ریوئیرا میں تبدیل کرنے کی بات کرتا رہا ہے۔ یہ دستاویزات اس امر پر روشنی ڈالتی ہیں کہ ایک نام نہاد ادارہ جسے "غزہ ہیومنیٹیرین فاؤنڈیشن (GHF) کہا جاتا ہے، نے ایک مکمل منصوبہ تیار کیا ہے جس کے تحت "انسانی عبور کے علاقے (HTAs) کے نام پر بڑے پیمانے پر کیمپ قائم کیے جائیں گے۔ ان کیمپوں کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ یہ فلسطینیوں کو عارضی طور پر پناہ دینے، انہیں انتہا پسندی سے "پاک کرنے، سماجی طور پر دوبارہ ضم کرنے اور پھر انہیں رضاکارانہ طور پر کسی اور ملک میں بسنے پر آمادہ کرنے کے لیے بنائے جائیں گے۔ دستاویزات کے مطابق اس منصوبے کی تیاری سنہ 2025 میں 11 فروری کے بعد کی گئی اور اسے سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ معروف خبررساں ادارے نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اس منصوبے پر وائٹ ہاس کے اندر بحث ہو چکی ہے۔ دستاویز میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ یہ کیمپ نہ صرف انسانی ہمدردی کے لبادے میں بنائے جائیں گے بلکہ انہیں مقامی فلسطینیوں کا اعتماد جیتنے کا ذریعہ بھی بنایا جائے گا تاکہ "ٹرمپ کی غزہ ویژن پر عملدرآمد کیا جا سکے۔ یہی وہ ٹرمپ ہے جس نے چند ماہ قبل غزہ پر مکمل کنٹرول حاصل کر کے اسے مشرق وسطی کی "ریوئیرا بنانے کی تجویز دی تھی، بشرطیکہ یہاں کے مکینوں کو دوسرے ممالک میں آباد کر دیا جائے۔ منصوبے کے تحت آٹھ بڑے کیمپ قائم کیے جائیں گے جن میں لاکھوں فلسطینیوں کو رکھا جائے گا۔ ان کیمپوں کی تعمیر، انتظام اور نگرانی کا تمام تر کنٹرول GHF کے ہاتھ میں ہوگا۔ ان کیمپوں میں فلسطینیوں کو "انتہا پسندی سے نجات دینے اور سماجی طور پر دوبارہ ضم کرنے جیسے نام نہاد پروگرام چلائے جائیں گے۔ اگرچہ GHF اور اس سے منسلک امریکی کمپنی SRS نے سرکاری طور پر اس منصوبے کی تیاری سے انکار کر دیا ہے، مگر لیک ہونے والی دستاویزات میں نہ صرف GHF کا نام صاف درج ہے بلکہ SRS کا لوگو بھی موجود ہے۔ GHF نے دعوی کیا ہے کہ وہ صرف غزہ میں کھانے پینے کی اشیا کی تقسیم پر کام کر رہی ہے، اور اس کا ایسے کسی منصوبے سے کوئی تعلق نہیں۔ SRS کمپنی نے بھی اس منصوبے سے لاتعلقی ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ "ایسی تمام باتیں جھوٹ پر مبنی ہیں اور ہمارے امدادی کام کو بدنام کرنے کی کوشش ہیں۔ مگر اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اس منصوبے کی سلائیڈز میں ایک واضح نقشہ موجود ہے جس میں فلسطینیوں کو غزہ سے نکال کر مصر، قبرص اور دیگر مقامات پر بسانے کی تجاویز دی گئی ہیں۔ ان علاقوں کو "ممکنہ متبادل مقامات کا نام دیا گیا ہے۔ بین الاقوامی امدادی تنظیموں نے اس منصوبے پر سخت تشویش ظاہر کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بظاہر "رضاکارانہ دکھنے والا یہ منصوبہ دراصل جبری ہجرت کو چھپانے کی ایک چال ہے۔ "پناہ گزینوں کی عالمی تنظیم کے سربراہ جیرمی کونینڈائک نے کہا کہ جہاں لوگ مسلسل بمباری کی زد میں ہوں، جہاں انسانوں کو خوراک اور دوا تک میسر نہ ہو، وہاں کسی رضاکارانہ انخلا کی بات کرنا خود ایک مذاق ہے۔ امریکی حکومت نے ان دستاویزات پر خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔ نہ وائٹ ہاس نے کچھ کہا نہ امریکی وزارت خارجہ نے۔ البتہ ایک امریکی عہدیدار نے، نام ظاہر کیے بغیر، کہا: "ایسے کسی منصوبے پر نہ غور کیا جا رہا ہے، نہ اس کے لیے کوئی وسائل مختص کیے گئے ہیں۔ غزہ کی حکومتی میڈیا آفس کے ڈائریکٹر اسماعیل الثوابتہ نے سخت الفاظ میں GHF کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ "GHF کوئی انسان دوست تنظیم نہیں بلکہ قابض اسرائیل کی ایک خفیہ ایجنسی کا آلہ کار ہے، جو انسانی خدمت کے پردے میں ایسی خطرناک سازشیں کر رہی ہے جو ہمارے قوم کے مستقبل کو تباہ کرنے پر تلی ہیں۔ اس رپورٹ نے ایک بار پھر اس خدشے کو زندہ کر دیا ہے کہ فلسطینیوں کو ان کی سرزمین سے بیدخل کرنے کی سازشیں آج بھی جاری ہیں۔ "انسانی خدمت کے نام پر کی جانے والی یہ سازش دراصل نکبت کا نیا چہرہ ہے، جہاں فلسطینیوں کو نرمی سے نہیں، بلکہ منصوبہ بندی کے ساتھ ختم کرنے کی راہ ہموار کی جا رہی ہے۔ دستاویز میں شامل اداروں کے نام اور منصوبے کی تفصیلات ایسے تلخ سوالات کو جنم دیتے ہیں جن کا جواب عالمی برادری کو دینا ہوگا۔ کیا دنیا فلسطینیوں کو ایک بار پھر ان کے گھروں، ان کے ماضی اور ان کے مستقبل سے محروم کرنے کی سازش پر خاموش رہے گی؟

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A
Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at M/s.AIJAZ PRESS
#22-8-147 & 148 Lane Opp: Diwan Devdi Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Cell: no.8686082012 , 8019632340,www.falaknumanews.in